Reg. No. 835 THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینجر ہو

فہرست مضامین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر :- غلام نبی ۔ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان

نمبر ۳۴ | مورخہ ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء | مطابق ۲۸ صفر سنہ ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

مدینۃ المسیح

ایام زیر رپورٹ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کو ۹۹ کے قریب قریب حرارت رہی۔ اور پھر اس سے بھی کم ہوگئی۔ خطبہ جمعہ حضور نے خود فرمایا۔ جسمیں مرکزی جماعت کو اصلاح کی طرف توجہ دلائی ؛

خانصاحب منشی فرزند علی صاحب فیروزپور سے۔ سید محمد اشرف صاحب و خانصاحب شیخ عبد العزیز صاحب لاہور سے۔ شیخ محمد افضل صاحب وزیرستان سے اور انکے علاوہ اور بھی کئی احباب تشریف لائے۔

منشی فضل کریم صاحب بٹالے والے جو احباب کو قیام بٹالہ کے موقع پر بہت آرام پہنچایا کرتے ہیں۔ آشوب چشم کی تکلیف میں ہیں۔ احباب د

نامہ نیر

گولڈ کوسٹ میں تبلیغی دورہ
خدا کے فضلوں کی بارش
تبلیغی مشکلات

لیگوس سے اکرا میں احباب کرام کی خدمت میں اطلاع دے چکا ہوں۔ کہ میں جہاز اپام (R. M. S. appam) میں دار الحکومت نائجیریا لیگوس سے اکرا (accra) صدر حکومت گولڈ کوسٹ میں پہنچا مگر میں نے یہ نہیں بتایا کہ بحر ظلمات کے سینہ پر سوار ہوکر اور خشکی سے تری پر آکر دو دن میں کیا کیا۔ ناظرین الفضل جانتے ہیں۔ کہ میں تختہ جہاز پر بھی خدا کے فضل سے خاموش نہیں رہا کرتا۔ مگر میری حالت اسقدر کمزور ہے کہ خفیف سی حرکت جہاز مجھے بیمار کر دیتی ہے۔ چنانچہ ان دو روز میں بیشتر حصہ وقت بستر پر بیٹھے لیٹے گذرا۔ جو تھوڑا سا وقت ملا۔ اسمیں ایک درجن سیاہ فام مسافران درجہ اول کو جو میرے ساتھ میز پر کھانا کھانے کے وقت موجود ہوتے تھے تبلیغ کی۔ انہیں سے ایک دیسی عیسائی لیڈی ڈاکٹر تھی جس نے مجھے حیرت سے کہا :-

"Do you think you will be able to convert Christians to Mohmmadanism.

کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ آپ عیسائیوں کو مسلمان کر سکینگے؟

اس کا جواب میں نے یہ دیا :-

Yes! Madom I will, I am sure; convert all Thinking Christians.

"ہاں! مکرمہ! مجھے یقین ہے کہ میں تمام فہیم مسیحیوں کو مسلمان کروں گا"۔

یہ عورت دیر تک دریائے حیرت میں غرق رہی۔ اور پھر کہنے لگی "It is a hard job" یہ بڑا مشکل کام ہے میں نے جواباً حضرت مسیح موعود کا پیغام سنا کر اُسے کہا کہ جب ایک دفعہ ماہی گیر انسانوں کے راہ نما ہو سکتے ہیں۔ تو پھر ان سے بڑھکر ایمان رکھنے والے داعیان الی الخیر کیوں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

یورپین ہم سفروں میں سے قابل ذکر مکرم مسٹر کے۔ ایم۔ لیسلی (Mr. K. M. Leslie) کنٹرولر کاروبار ہیں۔ یہ صاحب ہندوستان رہ چکے ہیں۔ ہندوستانی میں تھوڑی باتیں کرتے ہیں۔ اسلام سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ وہ اور ان کی بیوی ہر دو سے خوب مفصل گفتگو ہوئی اور ان لوگوں کے خیالات نہایت شدہ اور قریب باسلام پائے۔ ان کے علاوہ خزانچی جہاز اور دیگر کارکن فسران کو بھی وقت و فرصت کے مطابق پیغام حق پہنچایا۔

حکام سے ملاقات

چونکہ ایکرا کی جامع مسجد مسلمانوں کی جہالت اور باہمی جنگ و جدال کے باعث ۶ سال سے مقفل ہے۔ اس لئے میں نے کوشش کی ہے۔ کہ اس مسجد کو عبادت الٰہی کے لئے پھر کھولا جائے۔ اور مسلمانوں کے جھگڑے کا خاتمہ کیا جائے۔ اس غرض سے حکام کے ساتھ ملاقات کی اور سلسلہ عالیہ کے مخصوص مسائل سے آگاہ کیا۔ ہز ایکسلنسی گورنر کی خدمت میں قرآن کریم کی ایک کاپی پیش کی۔ جسے جناب ممدوح نے گورنمنٹ ہوس لائبریری میں رکھوایا ہے۔ اور مجھے یقین دلایا ہے۔ کہ مسجد کا معاملہ جلد فیصل کر دیا جائیگا۔

ایکرا میں ہند

شاعر نے کہا ہے کہ ؎

حُبِ وطن از ملک سلیمان خوشتر
خار وطن از سنبل و ریحان خوشتر

مگر اس ضرب المثل کی حقیقت وطن سے بے وطن ہوئے بغیر نہیں کھلتی۔ اور نہ ہی وہ کیفیت زبان قلم کی طاقت میں ہے کہ بیان کرے۔ جو کسی اہل وطن کو غریب الوطنی میں ملکر حاصل ہوتی ہے۔ میں نے لیگوس سے تار دیا تھا کہ میں آرہا ہوں۔ اور مکرم لالہ تارا چند منیجر دار التجارت سالٹ پانڈ اور لالہ نارائن داس منیجر دار التجارت سولچند ساحل سمندر پر موجود تھے۔ تین گھنٹہ ساحل پر انتظار کرتے رہے۔ خدا انکو جزائے خیر دے۔ نہایت خوشی سے مکان دیال داس اینڈ کمپنی پر لاکر پورے آرام کے ساتھ مجھے اوتارا۔ اور ہر طرح پوری خاطر و مدارات کی۔ پوری۔ کڑاہ۔ دال۔ سبجات اور ہر ممکن ہندوستانی کھانا جو وہ خود بنا سکتے تھے۔ بنا کر کھلایا۔ میرے ساتھ گولڈ کوسٹ بوٹینیکل گارڈن ابوری پر۔ جو ۲۴ میل کے فاصلہ پر ایک پہاڑی کی چوٹی پر واقع ہے۔ اور ساحل مغربی افریقہ پر صرف ایک ہی صحت افزا بلند مقام ہے۔ تشریف لیگئے۔ اور رخصت کرتے وقت پوریاں بنا کر دیں (یہاں گھی نہیں ملتا زیتون کا تیل ملتا ہے)

غرض ہر دو اصحاب نے اور ان کے دوسرے کارکنوں نے نہایت ہی محبت کا برتاؤ کیا۔ اور مشرقی مہمان نوازی کا نمونہ دکھایا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ قیام ایکرا میں گجراتی۔ سندھی۔ پنجابی۔ اردو میں بھجن پڑھنے اور سنت عطر سنگھ کی بولیاں گانے کا نظارہ مجھے ہند بلکہ پنجاب میں لیگیا۔ اور ترنتارن کی خالصہ کانفرنس کا نقشہ آنکھوں کے سامنے کھچ گیا۔ جسمیں میں شامل ہوا تھا۔ ان احباب سے شری کرشن چندر اور شری نانک دیو کے مذہب پر دوستانہ تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ لالہ نارائن داس کا رجحان طبع ویدانت کی طرف اور لالہ تارا چند کا سکھ مذہب کی طرف ہے۔ دونو مذاہب کی واقفی آخر افریقہ میں بھی محفل احباب کے اندر اپنے معزز میزبانوں کی خدمت کے لئے کام آئی۔

میرا پروگرام

گولڈ کوسٹ کے کام کا پروگرام حسب ذیل ہے:- (۱) سالٹ پانڈ میں مستقل مشن کا قیام (۲) سالٹ پانڈ میں ایک مرکزی احمدیہ مڈل اسکول (۳) مختلف احمدی مرکزوں میں پرائمری مدارس (۴) نظام جماعت (۵) شری ٹریننگ سکول کا اجراء (۶) کل احمدی کرتے ...

تکمیل پروگرام کے لئے جد و جہد

محولہ بالا پروگرام کو جامۂ عمل پہنانے کے لئے میں نے پوری جد و جہد شروع کر دی ہے۔ اور اللہ کے فضل سے باوجود مشکلات کام اچھی حالت پر آرہا ہے۔ اور اسوقت تک جو کام ہوا ہے۔ وہ یہ ہے:-

(۱) سالٹ قصبہ کے عین وسط میں کرغل روڈ پر ایک دو منزلہ مکان جسمیں دو ہال اور ۳ کمرہ ہیں۔ اغراض مشن کے لئے لیا ہے بورڈ تیار کیا جارہا ہے۔ چونکہ یہ مکان ایک احمدی کا ہے اسلئے صرف ۲۵ روپیہ ماہوار کرایہ مقرر ہوا ہے۔

(۲ و ۳) قیام مدارس کے لئے ہر جگہ جماعتیں جلسے کر کے فنڈز مہیا کرنے کی کوشش میں ہیں۔ اور علاوہ مرکزی مڈل اسکول کے دس پرائمری مدارس قائم کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔

(۴) (ا) کل جماعت کو دو سرکلوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ جن کے نام الکاول سرکل و سرا سرکل ہیں (ب) ہر دو سرکلوں کو اختیار دیا ہے کہ وہ اپنے ماتحت اضلاع بنالیں۔ تا ہر جگہ گرد و نواح کے دوست آسانی سے جمع ہو سکیں (ج) کل جماعت کی ایک مجلس اکابر سالٹ پانڈ میں دو دفعہ ہر سال ہوا کرے گی اور وقت ضرورت اس سے زیادہ دفعہ ہوا کریگی۔

(۵) ہر مرکز سے ۱۷ ستمبر کو دو طالب علم جو انگریزی یا عربی جانتے ہوں۔ سالٹ پانڈ مشن ایک ماہ کی ٹریننگ کے لئے آئینگے۔ انشاء اللہ۔

(۶) تا دم تحریر ۱۲۴۵ میل کا سفر کر چکا ہوں جس کا اکثر حصہ موٹر پر اور بعض حصہ پیدل طے کیا ہے۔ اور اس سفر میں ۲۲ مقامات پر ۲۷ جلسے کئے ہیں۔ اور ہر ایک میں تبلیغ اسلام اور اصلاح المسلمین کے پہلو کو مد نظر رکھ کر تقاریر کی ہیں۔ اب صرف ۱۸۰ میل کا ایک دورہ (جسمیں پیدل سفر کا سخت حصہ لازمی ہے۔ کیونکہ اس مقام پر موٹر نہیں جاسکتی) باقی ہے۔

دورہ کے نتائج

اس دورہ نے جماعت کو تقویت دی ہے۔ ہزاروں مخلوق خدا نے پیغام حق سنا ہے۔ سینکڑوں کفار اسلام لانے پر آمادہ ہیں۔ انشاء اللہ دو درجن سے زیادہ مرد و عورت داخل اسلام ہوئے۔ الحمد للہ۔ بعض دوسرے حسن وقت کے منتظر ہیں کہ وہ علانیہ اعلان کریں۔

اسلام قبول کرنا مشکل ہے

میں جس جگہ جاتا ہوں۔ وہاں سینکڑوں لوگوں کو اسلام کا مداح پاتا ہوں مگر وہ صرف اسلئے رکے ہوئے ہیں کہ وہ شراب نہیں چھوڑ سکتے ہیں اور ...

کا دورہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان - ۳۱ ,اکتوبر ۱۹۲۱ء

سنہ ۱۳۴۰ھ سے مسلمانوں کی اُمیدیں

مُسلمانوں میں حضرت امام مہدی کی آمد کا انتظار جس شدت کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ اس کو مدنظر رکھ کر جنگ طرابلس کے بعد خواجہ حسن نظامی صاحب نے اپنے مخصوص طرز تحریر میں چند رسائل شایع کئے۔ اور انہیں مسلمانوں کے اس دیرینہ خواب کی تعبیر ان کے حسب منشائیہ بتائی۔ کہ اب مہدی آ گئے۔ اب مسیح نازل ہوئے۔ اب انگریز بادشاہ مسلمان ہوا۔ اب پارلیمنٹ نے اعلان اسلام کیا۔ اب امیر کابل نے ہندوستان کا دھاوا بول دیا۔ اب حبیب اللہ خان کے لشکروں نے حرکت کی۔ اب نصر اللہ خان نے میدان مار لیا۔ اب ترکوں نے اپنے دشمنوں کو پامال کیا۔ اب مُسلمانوں کی کھوئی ہوئی سطوت واپس آئی۔

ان تمام واقعات کے ظہور کے لئے خواجہ صاحب نے بہت تھوڑی مدت مقرر کی۔ تاکہ زیادہ عرصے کے خوف سے لوگوں کا شوق ہی مدہم ہو جائے۔ پہلے سنہ ۱۳۳۰ھ مقرر کیا۔ پھر سنہ ۱۳۳۲ھ جب اسمیں بھی اُمید نہ بر آئی۔ تو سنہ ۱۳۳۵ھ اور شدہ شدہ سنہ ۱۳۴۰ھ قرار دیا ۔

اب معلوم ہوتا ہے کہ انتظار کی زحمت اٹھانیوالوں کا پیمانۂ صبر لبریز ہو چکا ہے۔ اور وہ سنہ ۱۳۴۰ھ کو اپنی اُمیدوں کے بر آنے کا آخری وقت سمجھ کر فیصلہ کر چکے ہیں کہ اس سے آگے اور انتظار نہیں کرنا پڑیگا۔ کیونکہ اس سال امام مہدی ظاہر ہو جائینگے۔ اور اب مُسلمانوں کی قسمت کا ستارہ چمک اُٹھیگا۔ یہ بات ہمیں زبانی سننے کا بھی موقع ملا ہے۔ اور حال میں اخبار کشمیری لاہور نے ۷ ,اکتوبر کی اشاعت میں ایک نوٹ بعنوان "سنہ ۱۳۴۰ھ کے ساتھ مسلمانوں کی کچھ امیدیں" شایع کیا ہے۔ جسمیں لکھا ہے:-

" مُسلمانوں کی ان کتابوں میں جو پیشگوئیوں کے لئے مشہور ہیں سنہ ۱۳۴۰ھ کے متعلق بہت زیادہ پیشنگوئیاں موجود ہیں۔ گو ہمیں بروئے اسلام اور مطابق شریعت کسی پیشگوئی پر یقین کرنے کی ضرورت نہیں، تاہم یہ دیکھ کر کہ اس سے پہلے جو پیشگوئیاں ہو چکی ہیں، وہ سب پُوری اُتری ہیں۔ بلا لحاظ یقین کرنا ہی پڑتا ہے حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مشہور قصیدہ فارسی ہندوستان کے اکثر مقامات پر ابتک محفوظ ہے۔ ان کے فرمان کے مطابق سنہ ۱۳۴۰ھ مُسلمانوں کے لئے ایک مبارک سال ہے۔ اور اُمید ہے کہ ممالک غیر میں بھی مسلمان ہر جگہ فتحیاب اور کامیاب رہینگے ایک کتاب میں لکھا ہے کہ مہدی علیہ السلام اسی سال میں پیدا ہو گئے۔ ایک کتاب میں لکھا ہے کہ اس سال میں ترک اپنے حریفوں پر غالب آئینگے۔ اور مسلمانوں کی سلطنت وسیع قوی ہوتی چلی جائیگی۔ مُسلمان صدیوں سے ابتر و ذلیل ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ اب اگر خدا اُنپر اپنا فضل و کرم کرے۔ تو اس کے رحم و لطف سے کچھ بعید نہیں "

یہ تحریر بتاتی ہے کہ ایڈیٹر صاحب کشمیری میگزین کو "اسلام اور شریعت" روکتے ہیں کہ وہ کسی پیشگوئی یا اظہار غیب کو تسلیم کریں۔ مگو باوجود اس کے حالات نے یہانتک انہیں مجبور کر دیا ہے۔ کہ وہ پیشگوئیوں کی بنا پر خوش آیند توقعات سے سینہ رکھیں۔ یہاں ہمیں اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں کہ اسلام کی نمایاں صفت ہی یہ ہے۔ کہ اس کا خدا غیب کا عالم اور غیب پر اطلاع بخشنے والا ہے۔ تاہم اس سے پتہ لگتا ہے کہ مایوسیوں نے ہمارے مسلمان بھائیوں کی حالت یہانتک پہنچا دی ہے۔ کہ وہ جن باتوں کو شریعت اسلام کے خلاف سمجھتے ہیں۔ انکو بھی باور کر رہے ہیں ۔

پھر مُسلمانوں کا ایک اور اخبار جو آگرہ سے شایع ہوتا ہے۔ "ظہور امام الزمان" کے عنوان سے ایک مضمون اپنے ۱۲ ,اکتوبر کے پرچہ میں لکھتا ہوا رقم طراز ہے کہ:-

" ظہور امام الزمان علیہ السلام بھی اسی قیامت کے آثار قریبہ میں سے ایک نمونہ اور نشان ہے۔ جو عنقریب اور غالباً اسی سال پُورا ہو نیوالا ہے "

اخبار مذکور کے نزدیک سب علامات پُوری ہو چکی ہیں اور اب امام مہدی کی آمد ضروری اور لازمی ہے۔ کیوں؟ اسلئے کہ:-

" مسلمانوں کا یہ دور ادبار اور اسلام کا یہ عہد تنزل اپنی موجودہ حالتوں میں ایک انقلاب چاہتا ہے اور وہ انقلاب اسوقت تک پیدا نہیں ہو سکتا جب تک کوئی ہادی اور خدا کا بھیجا ہوا پیشوا اس ملت کی گرتی ہوئی دیواروں کو نہ سنبھالے "

یہ بالکل درست اور صحیح ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ سنہ ۱۳۴۰ھ کے متعلق مسلمان جو اُمیدیں رکھتے ہیں۔ کیا وہ پوری بھی اُترینگی؟ ان کے تجویز کردہ امام مہدی ظاہر ہونگے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اُتر آئینگے۔ اور امام مہدی کے ساتھ ملکر تمام کفار کو تلوار کے گھاٹ اُتار دینگے مُسلمانوں کی کھوئی ہوئی سلطنتیں انہیں واپس مل جائینگی؟ اس کا فیصلہ بہت جلد ہو جائے گا۔ کیونکہ سنہ ۱۳۴۰ھ شروع ہے۔ اور اب اس کا دوسرا مہینہ جا رہا ہے۔ دس یا ساڑھے دس مہینے باقی رہ گئے ہیں۔ جو انشاء اللہ بہت جلدی ہی ختم ہو جائینگے۔ اور ہمارے مسلمان بھائی خود بخود دیکھ لینگے۔ کہ ان کی اُمیدوں اور آرزوں کا کیا انجام ہوا۔ لیکن ہم ابھی سے کہے دیتے ہیں۔ اور پورے وثوق اور ایقان کے ساتھ کہتے ہیں کہ یہ سال بھی یونہی دیگر سالوں کی طرح گذر جائیگا۔ اور انتظار کرنے والوں کو دست تاسف ملنے اور مایوسی کی آہیں کھینچنے کے لئے چھوڑ جائیگا۔ کیونکہ سنت اللہ سے ظاہر ہے۔ کہ جن مامورین اور مصلحین کی آمد کی خبر پہلے صحائف میں دیگئی۔ اور جن کی آمد کے خیال سے خوش ہو کر قومیں خوشی میں جھومتی رہی ہیں۔ ان کی آمد کبھی اس نقشے کے مطابق نہیں ہوئی جو لوگوں کے ذہن تجویز کیا کرتے ہیں۔ اس لئے اس صادق مامور و مصلح کے ظہور کے وقت وہی لوگ جو بڑے شوق سے انتظار کر رہے ہوتے ہیں۔ اپنے خیالی اور مصنوعی نقشہ کے خلاف پاکر مخالفت کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں یہی غلطی اور ٹھوکر تھی۔ جس نے یہود سے مسیح ناصری کا انکار کرایا اور نہ صرف انکار کرایا۔ بلکہ اس پاک انسان کو سولی پر چڑھوایا۔ یہود خیال کرتے تھے کہ آنیوالا آتے ہی داؤد کی سلطنت کو قائم کریگا۔ اور یہود غلامی کی حیثیت سے نکلکر تخت و

تاج شاہی کے مالک ہو جاینگے۔ مگر آنیوالا بجائے تاج شہی اور تخت سلیمانی کے ایک فقیر کی حیثیت میں نمودار ہوا۔ امیدوار تخت وتاج اور حکومت وسلطنت جن کی آنکھوں میں شوکت و سطوت کے جلوے رقص کر رہے تھے۔ اس فقیر کو کب قبول کر سکتے تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے حقارت سے اسکو ٹھکرا دیا اور ہمیشہ کی لعنت کے مستحق ٹھہر گئے۔ پھر یہی غلطی تھی جس کے باعث یہود اور عیسائی سرور دو عالم حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کر بیٹھے۔ سمجھتے تھے کہ آنیوالا اسرائیل کے فرزندوں میں سے ہو گا۔ ان کے وہم میں بھی نہ تھا کہ وہ ہاجرہ کے فرزند حضرت اسمٰعیل کی نسل میں سے ہو گا۔ مگر ہوا وہی جسے وہ نہیں چاہتے تھے۔ اسلئے صاف منکر ہو گئے۔ اب دیکھ لو۔ کہ یہود کے صومعے آج تک دردناک چیخوں سے گونج رہے ہیں۔ لیکن نہ ان کے نانے آسمان سے الیاس کو لاتے ہیں۔ نہ ان کا مسیح موعود ظاہر ہوتا ہے نہ وہ نبی (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) ہی ان کے لئے ظاہر ہوا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی خدا سے علم پاکر فرمایا تھا۔ کہ میری اُمت کی اصلاح کے لئے مسیح و مہدی نام پاکر ایک شخص ظاہر ہو گا۔ اس موعود کا انتظار کرتے کرتے سینکڑوں نہیں ہزاروں اور لاکھوں انسان دُنیا سے گذر گئے۔ اور اس کے دیکھنے اور اس سے فیض پانے کی تمنا کو سینہ میں ہی لے گئے۔ لیکن جب وہ ظاہر ہوا۔ اور خدا تعالٰی کی سنت اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بیان فرمودہ نشانات کے مطابق ظاہر ہوا۔ تو وہ لوگ جو اس کے منتظر تھے۔ انہیں سے بہتوں نے اسلئے انکار کر دیا کہ وہ ان کے خیالی نقشہ پر پیدا نہ اُترا۔ اور بدستور انتظار کرنے لگے۔ اور اب تک انکی آنکھیں ایک (حضرت عیسٰی) کو آسمان پر اور دوسرے (امام مہدی) کو غاروں میں تلاش کر رہی ہیں۔ مگر آنیوالا ایک ہی شخص تھا جو نہ کسی غار میں چھپا ہوا تھا نہ کسی آسمان پر بیٹھا ہوا تھا۔ بلکہ وہ زمین سے ہی ظاہر ہوا۔ ظاہر پرست لوگوں نے بطریق سابق اس کا بھی انکار کر دیا۔ اور وہ سختی سے مصر ہیں کہ آنیوالا کوئی اور ہے لیکن گذشتہ تجربہ شاہد ہے کہ جس طرح پہلوں کی اُمیدوں پر پانی پھر گیا۔ اور ایک فرستادہ حق کا انکار کرنے کے بعد ان کو کوئی دوسرا فرستادہ حق نہ ملا۔ اسی طرح ان لوگوں کے لئے بھی اب فرستادہ خدا بجز اس مہدی معہود اور مسیح موعود کے جو قادیان میں ظاہر ہوا۔ کوئی نہیں آئے گا۔ جو لوگ اس کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ کسی اور کے منتظر ہیں۔ وہ یاد رکھیں۔ کہ ان کے لئے اب کوئی سچا مسیح اور کوئی مہدی نہیں ہے ۔

آخر میں ہم ان لوگوں سے جو امام مہدی کے آنے کی انتہائی حد اسی صدی کو سمجھتے ہیں۔ درخواست کرینگے کہ اگر اس سال بھی ان کی اُمید پوری نہ ہوئی۔ اور یقیناً پوری نہ ہوگی۔ تو وہ ضد اور تعصب میں آکر پھر انتظار کی گھڑیاں نہ گننا شروع کردیں۔ بلکہ نہایت ٹھنڈے دل اور غور و فکر سے کام لیکر فیصلہ کریں۔ کہ جس مسیح اور مہدی نے آنا تھا۔ وہ آچکا ہے۔ اور اسی کو قبول کرنے پر انہیں دینی اور دنیوی کامیابی حاصل ہو سکتی ہے ۔

جب وہ اعتراف کر رہے ہیں۔ کہ مسلمانوں کی اصلاح اُسوقت تک نہیں ہو سکتی۔ جب تک خدا کا کوئی فرستادہ نہ آئے۔ تو پھر انہیں اس انسان کے دعاوی پر غور و فکر کرنے میں کیا عذر ہو سکتا ہے۔ جس کی صداقت کی گواہی زمین و آسمان دے رہے ہیں ۔

کیا ہم امید کر سکتے ہیں۔ کہ ہمارے مسلمان بھائی ہمارے اس مشورہ کو شرف قبولیت بخشیں گے۔ ہماری خاطر نہیں۔ بلکہ اپنی جانوں کی خاطر۔ کیونکہ مسیح موعود کو قبول کرنے میں ان کا اپنا ہی فائدہ ہے ۔

پروفیسر رام دیو صاحب سے خطاب

پروفیسر صاحب! آپ نے اسلامی مسائل کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالٰی سے تحریری تبادلہ خیالات کرنے کے لئے بڑے جوش و خروش سے آمادگی ظاہر کی تھی۔ اور اس بارے میں جو طریق گفتگو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے پیش فرمایا تھا اسے آپ نے بھی اور ایڈیٹر صاحب پرکاش نے بھی مفید اور نتیجہ خیز قرار دیا تھا۔ لیکن افسوس ہے کہ آپ نے طرز گفتگو کے بہت سے شرائط کے ساتھ اتفاق ظاہر کرنے اور جنہیں آپ کو اختلاف تھا۔ انہیں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے آپ کے منشاء کے مطابق واضح کر دینے کے بعد آپ نے بالکل خاموشی اختیار کر لی ہے۔ ۱۱۔ اپریل سنہ ۱۹۲۱ء کے الفضل میں حضرت خلیفۃ المسیح نے شرائط کی وضاحت اور تشریح فرمانے کے بعد لکھا تھا کہ:-

"چونکہ سوائے چند باتوں کے جن پر پروفیسر صاحب کو اعتراض تھا۔ باقی سب اُمور طے شدہ ہیں۔ اور چونکہ ان کے متعلق بھی اب میں وضاحت کر چکا ہوں اسلئے اگر پروفیسر صاحب کو میری اوپر کی تحریروں سے اتفاق ہو۔ تو وہ ان تین اعتراضات کو شایع کرادیں جنکی بناء پر قرآن کریم کے الہامی ہونے میں انکو کلام ہے اور ان اعتراضات کو وضاحت سے بیان کردیں جن کا تصفیہ سب سے پہلے کرنا وہ پسند کرتے ہوں۔ ان کے مضمون کے شایع ہونے پر میں ان کا مضمون الفضل میں شایع کرا دونگا۔ اور اپنا جواب بھی شایع کرا دونگا اور اسی طرح یہ سلسلہ مطابق شرائط چلا جائیگا"

پروفیسر صاحب! اس مضمون کے جواب میں آج تک نہ تو آپ نے کوئی مضمون شایع کیا اور نہ اپنے اعتراضات شایع کرائے۔ حالانکہ پرچوں کے الفضل میں بھی آپ کو توجہ دلائی جا چکی ہے ۔

چونکہ اس مرحلہ پر پہنچ کر آپکا اس طرح خاموش ہو جانا نہایت افسوسناک ہے اسلئے خاص طور پر آپ کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ مجوزہ گفتگو کو انجام تک پہنچائیں۔ اور جن اعتراضات پر آپ کو بہت بڑا ناز ہے۔ پیش کریں۔ تاکہ نہ صرف آپ کو بلکہ آپ کے ہم خیال اور بہت سے لوگوں پر بھی ان کی حقیقت واضح ہو جائے۔ اور حق پسند لوگوں کو اسلام کے متعلق فیصلہ کرنے میں آسانی ہو سکے۔ لیکن اگر آپ اس موقع پر سامنے نہ آئے۔ تو پھر آپ کو کوئی حق نہ ہو گا کہ کسی تحریر و تقریر میں اسلام کے خلاف کبھی اعتراض کریں۔ اب اس بات کا فیصلہ آپ خود کرلیں۔ کہ یا تو اعتراض کر کے جواب حاصل کریں۔ یا خاموش ہو کر ہمیشہ کے لئے اپنی معترضانہ پوزیشن چھوڑ دیں ۔

کیا ہم آپ کی مُہر خموشی کے ٹوٹنے کی توقع رکھیں اور منتظر رہیں۔ کہ آپ مجوزہ گفتگو جلد سے جلد شروع کر دینگے۔ یا ہمیشہ کے لئے آپ کی طرف سے ناامید ہو جائیں ۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(۲۰ اکتوبر بعد نماز ظہر)

حضرت موسیٰ کا خدا سے کلام مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے سوال کیا کہ حضرت موسیٰؑ کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے۔ رب ارنی انظر الیک اور ادھر سے جواب ملا لن ترانی اور پھر آگے آتا ہے فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا وخر موسیٰ صعقا کس حالت میں دیدار ہوا۔

فرمایا میرے نزدیک تو جب جبل پر تجلی ہوئی اسی وقت رویت حاصل ہوئی اور یہ صعقا جو ہوئے وہ رویت کے بعد ہوئے۔ اسکی تائید رسول کریم کے اس ارشاد سے بھی ہوتی ہے۔ جہاں آپ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سب بیہوش ہوں گے ان میں سے سب سے پہلے میں اٹھونگا۔ اور اس وقت حضرت موسیٰ کھڑے ہوں گے۔ اور ان کا اس وقت کھڑے ہونا شاید اس وجہ سے ہو۔ کہ وہ جبل پر بیہوش ہو چکے تھے۔ مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت صاحب کا بھی الہام فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا ہے۔ اور اس سے مراد بھاگسو وغیرہ کے زلازل لئے گئے ہیں۔

فرمایا یہ بھی درست ہے مسیح موعودؑ پر اس کے باعث جو تجلی ہوئی وہ آپ کی عرفان میں اور علم میں ترقی کرنیکا موجب تھی۔ اور دشمنوں کے لئے یہی تجلی بھاگسو میں زلزلہ بن گئی ورنہ اس سے یہ نہیں سمجھا جا سکتا کہ موسیٰ جو بے ہوش ہوئے وہ ان کے لئے بطور عذاب کے تھا۔

فرمایا اگرچہ الہام ایک ہو مگر یہ شرط نہیں کہ بعینہ وہی حالت دوسرے ملہم کے متعلق بھی پیدا ہو۔ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یوسف ہیں مگر آپ کیلئے کنعان میں ہونا اور مصر جانا ضروری نہ تھا ہاں حالات اسی قسم کے پیش آئے۔ اسی طرح موسیٰ علیہ السلام پر جو تجلی ہوئی وہ پہاڑ پر ہوئی اور مسیح موعود کے لئے جبل معرفت پر تجلی ہوئی جس سے آپ کے علوم اور عرفان میں بہت ترقی ہو گئی۔

رسول کریم اور حضرت موسیٰ کی رویت میں فرق مولوی صاحب نے سوال کیا کہ آنحضرت پر بھی تجلی ہوئی۔ اور حضرت موسیٰ پر بھی مگر آنحضرت کے متعلق رویت کے بعد کہا گیا کہ مازاغ البصر وما طغی اور حضرت موسیٰ کے متعلق کہا کہ خر موسیٰ صعقا یعنی حضرت موسیٰ کے حواس پر بیہوشی طاری ہو گئی اور آنحضرت کے ہوش بجا رہے۔

فرمایا دونوں کی حالت میں فرق تھا۔ نبی کریم نے کوئی رویت کی درخواست نہیں کی تھی۔ مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے درخواست کی تھی۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صبر سے کام لیا۔ اور جس مقام پر آپ کو کھڑا کیا گیا اس پر قائم رہے۔ مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بے صبری سے کام لیا۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ آنحضرت کو جب رویت حاصل ہوئی۔ تو آپ اسی طرح قائم رہے جس طرح آپ تجلی سے پہلے اپنے مقام پر کھڑے تھے مگر موسیٰ علیہ السلام نے جس طرح بے صبری سے درخواست کی تھی۔ اسی طرح جب درخواست پوری ہوئی تو برداشت نہ کر سکے آنحضرت نے غیبوبت کو جس استقامت سے برداشت کیا وہی استقامت شہود میں رہی لیکن موسیٰ جس طرح غیبوبت میں استقامت نہ دکھا سکے۔ اسی طرح شہود میں بھی برداشت نہ کر سکے

فرمایا رویت کے لئے صعقا ہونا ضروری ہے۔ حضرت موسیٰ کو اسوقت زیادہ ہوا آنحضرت کو بھی ایسا ہی ہوتا تھا۔ جیسا کہ ایک صحابی فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت میرے زانوں پر سر رکھکر لیٹے ہوئے تھے کہ وحی کی حالت ہوئی آپ پر غنودگی کی حالت طاری ہوئی وہ صحابی کہتے ہیں کہ اسوقت اس قدر بوجھ میری ران پر پڑ گیا کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ میری ہڈی ٹوٹنے لگی ہے۔ لیکن یہ حالت آپ کی ہمیشہ نہیں ہوتی تھی۔ کئی دفعہ آپ بیٹھے بھی ہوتے تھے۔ کہ آپ پر وحی آتی تھی بعض کمزور روایتوں میں آتا ہے کہ آپ گر پڑتے تھے۔ مگر میرے نزدیک یہ روایتیں معتبر نہیں ان سے مخالفوں نے فائدہ بھی اٹھایا ہے۔ اور کہدیا کہ نعوذ باللہ آنحضرت کو مرگی کا دورہ پڑتا تھا۔ لیکن وحی کی وجہ سے آپ پر یہ حالت کبھی نہیں آئی۔

فرمایا ہر حالت کشف یا الہام میں ظاہری حواس میں ایک تعطل آجاتا ہے۔ اور روح جسم سے ایک حد تک الگ ہو جاتی ہے۔ اور جسم کے تمام اعصاب ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور تمام حواس وحی الہی کے استقبال کیلئے تیار ہو جاتے ہیں۔ یہی تعطل اعضا تجلی کے وقت حضرت موسیٰ پر بھی وارد ہوا۔

کیا خطبہ الہامیہ وحی الہی ہے۔ مولوی صاحب نے عرض کیا کہ خطبہ الہامیہ کیا وحی الہی ہے۔

فرمایا۔ نہیں کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو حضرت صاحب اس میں بعض مقامات پر تغیر نہ فرماتے۔ اور نہ اسکے ساتھ اور ابواب شامل کرتے۔ بلکہ یہ کلام وہ ہے جو مؤید ہے وحی الہی سے اسکے مضامین الہام سے بتائے گئے ہاں اس میں اور دوسری ان کتابوں میں جو تحدی کیساتھ لکھی گئیں ایک فرق ہے۔ اس کے مضامین میں اجتہادی غلطی بھی نہیں۔ اور ان کتب میں اجتہادی غلطی ہو سکتی ہے جو اگرچہ تحدی سے لکھی گئی ہیں۔ مگر ان کی شان وہ نہیں جو خطبہ الہامیہ کی ہے۔

فرمایا الہام وہی ہے جسکو حضرت صاحب نے الہام فرمایا ہے۔ الہام بھی کئی اقسام کے ہوتے ہیں۔ بہت دفعہ فطرۃ صحیحہ کی آواز بھی الہام کہلا سکتی ہے۔ اور وہ پاک قلب کے اندر ایک خاص کیفیت کیساتھ آتی ہے۔ اور اسکا مظہر قلب ہی ہوتا ہے۔ اور الہام دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک ملہم کے عرفان کی ترقی اور اس کے قلب کی صفائی اور تطہیر کے لئے اور دوسرے الہام لوگوں کے متعلق ہوتے ہیں۔ پہلی قسم کے الہام بتانا ضروری نہیں ہوتے۔ بلکہ بہت دفعہ انکو چھپانے کا حکم ہوتا ہے۔ اور دوسری قسم کے الہامات خواہ کیسی ہی حالت میں ہوں ظاہر کئے جاتے ہیں۔

بارش کی طرح وحی کا مطلب مولوی صاحب نے عرض کیا کہ مجھ پر ایک پیغامی نے اعتراض کیا تھا کہ حضرت صاحب جو لکھتے ہیں کہ مجھ پر بارش کی طرح وحی ہوئی وہ دکھاؤ کہاں ہے میں نے اسکو ایک عبارت دکھائی جس میں حضرت صاحب نے لکھا ہے کہ ایک ہی الہام بکثرت ہوا یہی معنے بارش کیطرح وحی ہونے کے ہیں۔ فرمایا یہی مطلب ہے میں نے خود حضرت صاحب سے سنا ہے فرماتے تھے کہ انی مع الرسول اقوم اور انی معک ومع اہلک یہ دونوں الہام ایک رات میں ہزار ہا دفعہ ہوئے ہیں اور فرمایا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ تکیہ پر سر رکھا اور ان الہامات کا سلسلہ شروع ہو گیا اور صبح کو نماز کیلئے اٹھے تو سلسلہ جاری تھا۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ یقین دلایا جائے کہ واقعی تو نبی ہے۔ چنانچہ جب وہ الہام ہوا جس میں مجھے

جواز سود کے لئے سعی ناکام

(۳)

قرآن کریم میں سود کا ذکر

مصنف صاحب رسالہ مسئلہ سود اور مسلمانوں کا مستقبل کی یہ جرات قابل حیرت ہے کہ وہ قرآن سے سود کا جواز ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور وہ آیات جنمیں ربٰو کی صریح طور پر ممانعت ہے ان کے متعلق لکھتے ہیں کہ آیت الذین یاکلون الربٰو لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطان من المس الخ اور آیت ذروا ما بقی من الربٰو اور فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ اور آیت یا یہا الذین آمنوا لا تاکلوا الربٰوا اضعافا مضاعفۃ۔ ان سے مراد صرف وہی ربٰو ہے جو کہ عرب کے لوگ لیا کرتے تھے۔ اور وہ ربا النسیئہ ہے یعنی یہ کہ ایک آدمی مثلاً ایک سال کے لئے قرضہ لیجاتا اور ماہوار سود مقرر کر لیتا جو ہر ماہ اس سے وصول کیا جاتا۔ اور سال ختم ہونے پر اس سے قرضہ طلب کیا جاتا اگر اسکے پاس نہ ہوتا تو وہ اجل زیادہ کہہ دیتا اور ادھر سود بھی بڑھا دیتا۔ بخیال مصنف صاحب مذکور اسی قسم کے ربوا سے جو عرب میں رواج پکڑ چکا تھا اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے باقی اور قسم کے سود کی اس سے ممانعت نہیں پائی جاتی لیکن یہ بات بالکل غلط ہے کیونکہ اگر قرآن شریف صرف انہی لوگوں کیلئے ہوتا تو ایک صورت ان کے خیال کے مطابق ہونی ممکن تھی مگر جب قرآن تمام دنیا کے لئے آیا اور ہمیشہ قیامت تک رہیگا۔ تو ضروری ہے کہ جو حکم اسمیں ہو اسکو جب تک شریعت خود مقید نہ کر دے۔ عام سمجھا جائے۔ اب اگر سود کی وہ طرز نہیں رہی جو اس وقت عرب میں تھی۔ بلکہ اور طرز ہے تو میں کہتا ہوں یہ بھی تو سود ہی ہے۔ اور جب سود ہی ہے تو کیوں وہ آیات جنمیں کہا گیا ہے کہ سود نہ کھاؤ۔ اور اگر سود کھاؤ گے تو خدا اور اسکے رسول سے جنگ کے لئے تمکو اعلان دیا جاتا ہے اسی قسم کے سود پر نہ چسپاں کی جائیں۔ ورنہ مصنف صاحب یہ ثابت کریں کہ لغت میں ربوا صرف کہتے ہی اس قسم کو ہیں جو عرب میں رائج تھی۔ اور کسی دوسری قسم کو ربوا نہیں کہتے پھر میں پوچھتا ہوں جب قرآن کریم قیامت تک کیلئے تھا۔ اور ہر آنے والے زمانہ کے لوگ اسکے مخاطب تھے تو بتلاؤ کہ اب جب یہ طریق بالکل نہیں رہا۔ جو عرب میں رائج تھا تو کیا یہ آیات بیکار ہو گئی ہیں۔

پھر جب خدا تعالےٰ کو یہ علم تھا کہ ایک وقت میں تجارت کے طور پر سود لیا جائیگا۔ تو اسنے اپنی جامع اور کامل کتاب میں جسکی شان کے متعلق فرمایا الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً اس میں اس قسم کی تجارت کے متعلق کہاں حکم دیا ہے کہ تم اسکو اختیار کرو۔ خصوصاً جبکہ بعض مسلمان اپنی قوم کی ترقی اور اسکے عروج پا لینے کا انحصار ہی اسپر سمجھتے ہوں۔

اسمیں کوئی شک نہیں کہ ایک آیت سے مصنف صاحب نے یہ بات ثابت کرنیکی کوشش کی ہے۔ مگر تھوڑی سی عربی جاننے والے کو بھی معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ کس طرح انکو دہوکہ لگا ہے۔

پھر صحابہ میں سے بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ تجارت کا پیشہ کرتے تھے کوئی انکے متعلق کہیں بھی ثابت تو کرے کہ ان میں سے کسی نے ایسے سود کو جائز سمجھا ہو اور لیا ہو پس جب صحابہ میں سے اسطرح پر کسی نے بھی تجارت نہیں کی یعنی شرح سود لیکر۔ تو ہمکو کسطرح یہ معلوم ہو جائے کہ یہ سود جائز ہے۔

پھر میں کہتا ہوں اگر سود میں سے اسکی خاص قسم ہی حرام تھی۔ جو عرب میں رائج تھی اور باقی دوسری صورت جائز تھی تو اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں اسقدر تشدد کے ساتھ نہ کہتا کہ فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ پس اللہ تعالیٰ کا سود کے متعلق اسطرح پر تشدد کرنا بتلاتا ہے۔ کہ وہ سود کو بالکل دنیا سے مٹانا چاہتا ہے۔ اور اس کے باقی رہنے کی کوئی صورت جائز قرار نہیں دیتا۔

مصنف صاحب لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے احل اللہ البیع وحرم الربٰوا میں جسطرح ربوا کو عام رکھا ہے اسی طرح بیع کو عام رکھا ہے مگر باوجود عام کے شراب اور سور کی بیع ناجائز ہے پس جسطرح بیع ہر صورت میں حلال نہیں اسی طرح سود بھی ہر صورت میں حرام نہیں لیکن ان کو بھی معلوم ہونا چاہیئے تھا۔ کہ ہم اگر سور اور شراب کی بیع کو حلال نہیں سمجھتے تو اس لئے کہ خدا اور رسول نے اسکو حرام کر دیا ہے اور صریح نص میں آچکا ہے اگر سود کے جواز کیلئے بھی نص آجاتی۔ تو ہم مان لیتے پس ہم اسی لئے احل اللہ البیع وحرم الربٰوا کے ہوتے ہوئے ہر قسم کے ربوا کو تو حرام سمجھتے ہیں مگر ہر قسم کی بیع کو جائز نہیں سمجھتے۔ کہ خدا اور اس کے رسول نے بعض بیعوں سے ہمکو روک دیا ہے۔ مگر کسی قسم کے سود کو جائز قرار نہیں دیا گیا ‡ (باقی)

ظہور حسین مولوی فاضل

اسلام اپنا دین ہے اسپر ہمیں یقین ہے

(افریقہ کے میدان کارزار سے)

سالٹ پانڈ کے ریتلے ساحل پر ایک کشتی میں بیٹھے ہوئے امواج بحر کی سفید و سبز لہروں کو اچھلتے پھاندتے ایک دوسرے سے بغل گیر ہوتے۔ چھپتے نکلتے۔ بڑھتے۔ ہٹتے۔ ناچتے کودتے دیکھکر اور کالے کالے دیوؤں جیسے تنومند ننگے مادر زاد افریقیوں کو ان سفید و سبز پریوں کے غول میں گاہ گاہ غائب ہوتے اور واپس آتے ملاحظہ کر کے "اندر سبھا" کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آگیا۔ اور تختہ کشتی کے تخت سے میں نے اپنے پیارے گلفام اسلام کو یاد کیا اور ایک عاشق زار کا سا دل لیکر اپنے بادشاہ کو خوش کرنے کیلئے ذیل کے اشعار موزوں کئے۔

عبدالرحیم نیر

اسلام اپنا دیں ہے اسپر ہمیں یقیں ہے — سر پر سما ہے جبتک پاؤں تلے زمیں ہے
اسلام پر فدا ہیں اسلام کے ہیں شیدا — محبوب پیارا یہ ہے اپنا یہ مہ جبیں ہے
اندھیر ہے جہاں میں تاریک سارا عالم — ارض و سما میں روشن اپنا یہ دیں ہے
شیریں کی اپنے خاطر ہم کوہکن بنے ہیں — دشت و جبل سے خطرہ ماسا ہمیں نہیں ہے
مجنون قیس بنکر لیلیٰ کو ڈھونڈتے ہیں — ہے یہ صدا ہماری لیلیٰ یہیں یہیں ہے
احمد کے ہیں سپاہی شیطان کے ہیں قاتل — خائف ہراساں ہم سے وہ غاصب لعیں ہے
احمد ہمارے دل میں احمد کے دل میں احمد — خوش بیٹھا ہو دل وہ احمد جہاں مکیں ہے
اللہ کا نبی وہ مہدی وہی مسیحا — ظل محمدی ہے نبیوں کا جانشیں ہے
نیر اسی کی مدح میں وہ نور ہے سراسر — کفر اسکو چھوڑ دینا اسلام اسکا دیں ہے

احمدی خواتین میں غفلت اور سستی نہیں ہونی چاہیئے

کچھ عرصہ ہوا۔ مکرم ایڈیٹر صاحب "الفضل" نے ایک مختصر تحریر ایک معزز بہن کے سوال کے متعلق لکھی تھی۔ اور بالخاص طور سے اپنی احمدی بہنوں سے کہا تھا۔ کہ اس سوال کا جواب دیں۔ سو اپنی ناقص سمجھ کے موافق بحیثیت ایک خادمہ احمدی خواتین کے یہ ناچیز بھی اپنے خیالات ظاہر کرتی ہے ؛

ہماری بہن بنت پیر حاجی احمد صاحب لکھتی ہیں۔ کہ دینی خدمات میں کیوں ہم مستورات پر جوش حصہ نہیں لے سکتیں۔ اور ہمارے راستہ میں کیا رکاوٹیں ہیں۔ اس کے متعلق ہم احمدی مستورات کو اپنے نفس کا محاسبہ کرنا چاہیئے بات یہ ہے کہ ہم میں وہ جوش نہیں جو صحابیہ خواتین میں سنا گیا ہے۔ وہ ہم اپنے بناؤ سنگار میں زیادہ وقت خرچ ہوتا ہے۔ اور شاید بال و بچے خانہ داری کا بوجھ وغیرہ بھی اس کے مانع ہوں۔ مگر میں کہتی ہوں۔ یہ غلط ہے۔ اگر دل میں دینی جوش ہے۔ اگر طبیعت خدمت اسلام پر مائل ہے تو کوئی مشکل نہیں کہ حل نہ ہو سکے۔ ہم نئی تعلیم کے سر بھی الزام دے سکتے ہیں۔ کہ اس میں دین کی خدمات کی ضرورت بیان ہی نہیں کی گئی۔ انٹرنس وغیرہ تک خواہ لڑکی پڑھ جائے۔ مگر اسے نہ خانہ داری کا تجربہ ہو سکیگا۔ نہ خدمات دینی کا طریقہ آسکتا ہے۔ ہم لوگوں میں تعلیم اول تو ہے ہی نہیں۔ اگر کسی بہن کو ترقی کا شوق بھی ہوا۔ تو وہ ایسی تعلیم دینے کے درپے ہوئی۔ جو دین کو کھونے والی ہے۔ میں تو چاہتی ہوں۔ خدائے لایزال ایسا زمانہ لاوے۔ کہ ہمارے گھر صحابیہ خواتین کی زندگی کا نمونہ ہوں۔ ہمارے کاروبار معاملات وغیرہ ہر ایک حرکت سکون قرآن کریم کے احکام کے موافق ہو۔ سلام علیک و رحمۃ اللہ۔ مرحبا و جزاک اللہ کا رواج ہماری جھگیوں تک میں رواج پا جائے جتنی انگریزی طرز و طریقہ گفتگو و فیشن سے ہماری بہنیں ہماری بچیاں متاثر ہوتی ہیں۔ اس سے زیادہ عربی و اسلامی طریقہ سے متاثر ہوں۔ ہمارے مہربان خیر خواہ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام نے ہمیشہ جلسوں پر خواتین کو سمجھایا۔ قرآن مجید کے درسوں اور تقریروں میں فرمایا کہ عورتوں میں بھی دینی جذبہ اور جوش بڑھنا چاہیئے وہ بھی بہت کچھ ذمہ دار ہیں۔ مگر میں کیا کہوں اپنی بہنوں کو کہ ان کے کان پر جوں نہیں رینگی۔ ادھر سنا ادھر کان سے گذار دیا۔ خدا جانے ہم عورتوں کی یہ ناقص عقلی اور کم فہمی کہاں تک ہمیں پہنچا دینگی۔ مگر میں تو مردوں کو بہت زیادہ ذمہ دار جانتی ہوں کہ وہ بہت کچھ عورتوں کے اس نیکی میں حصہ نہ لینے کا باعث ہیں۔ بیشک وہ روک تو نہیں۔ مگر ایک حد تک ذمہ وار ضرور ہیں! کیوں؟ اسلیئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں مردوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے۔ الرجال قوامون علی النساء یعنی مرد عورتوں کے مؤدب ہیں حاکم ہیں۔ مالک ہیں۔ مگر مرد بجائے اس کے کہ ادب سکھلاتے۔ دین سیکھنے کا حکم دیتے دوسروں کو دین سکھلانے کا فرمان دیتے۔ ہر ایک نیکی میں حصہ لینے کی امداد فرماتے۔ غریب عورتوں کو دنیاوی احکام اور امور میں ہی محکوم سمجھا۔ کسی عورت نے اگر دین کے معاملات میں کوشش بھی کی۔ تو مردوں نے روکدیا کہ ہم جو حصہ لینے والے ہیں۔ عورتوں سے یہ نہیں ہو سکتا پھر یہ بھی ایک بھاری اور سب سے زیادہ مصیبت ہے کہ ہم عورتوں میں جہالت اور تکبر کی مرض بہت زیادہ ہے دوسروں کو نیکی تو انکساری اور عاجزی سے سکھلائی جا سکتی ہے۔ مگر جن طبیعتوں میں تکبر اور خودی کا مرض ہے۔ وہ سخت نوٹس لیتی ہیں ؛

مینے شاید بہت سی باتیں غیر متعلق بھی لکھدیں مگر ایک طرح سے یہ باتیں بھی عورتوں کو دینی معاملات میں حصہ نہ لینے میں ایک حد تک حارج ضرور ہیں۔ ایک اور سبب شاید غریبی اور مفلسی بھی ہو۔ عورتیں خود کوئی کام کرنا جانتی نہیں ہیں۔ آپ مردوں کی مالی محتاج ہیں۔ تو دوسروں کو کیا امداد دے سکتی ہیں۔ خصوصاً نئی پود تو بالکل کام کرنا نہیں جانتی۔ ہماری بچیاں خود علم سیکھنے کی کوشش کریں۔ اور اپنی بہت سی بیکس بہنوں کی مدد کریں۔ ان کو دین سکھلادیں۔ ان کو بھی اس چشمۂ فیض سے سیر کریں۔ جو دین و دنیا میں ان کے لئے بہتری کا موجب ہو یہ بناؤ سنگار یہ دنیاوی جاہ و حشم چند روزہ ہیں نیکنام تاقیامت کام آنے والی چیز ہے۔ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کی نسبت عالی قدر سرور دو جہاں کا سارٹیفکیٹ موجود ہے کہ نصف دین اپنا عائشہ سے سیکھو مگر عائشہ رضی اللہ عنہما نے دین سیکھا تھا۔ کسی یونیورسٹی کی ڈگری یافتہ نہ تھیں۔

دعا ہے کہ خدائے کریم ہم لوگوں کو خدمت دین کا جوش مرحمت فرمائے۔ ہم سے غفلت و جہالت کے پردے دور کرے۔ قرآن مجید احادیث اور تعلیم حضرت مسیح موعود پر کامل ایمان و عمل عنایت کرے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تربیت و تقاریر پر پورے طور سے عامل کرے۔ مردوں کو بھی ہمارے حال زار پر رحم و کرم کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ والسلام

خیر خواہ ناچیز سکینۃ النساء از قادیان

مولوی محمد علی صاحب کے متعلق نوٹ کی تصحیح

گذشتہ پرچہ میں مولوی محمد علی صاحب کے متعلق۔ نوٹ معاصر الحکم کے شایع کردہ بعض الفاظ کی بنا پر لکھا گیا تھا۔ ان پر مزید غور کرنے سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ غالباً مولوی محمد احسن صاحب کی کسی تحریر سے مولوی محمد علی صاحب نے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ اسمیں گورنمنٹ کے خلاف تلوار اٹھانے کی تحریک کی گئی ہے۔ اور اس بات کو وہ مولوی محمد احسن صاحب کے نوٹس میں لائے ہیں۔ جس کے جواب میں انہوں نے اس مفہوم سے انکار کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ ہندوستان میں تلوار اٹھانے کے لئے میں تو کیونکر کہہ سکتا ہوں۔ مہاتما گاندھی اور علی برادران وغیرہ بھی اس کی اجازت نہیں دیتے ؛

اگر فی الواقع یہی بات ہے۔ تو ہم اپنے پہلے الفاظ واپس لیتے ہیں ؛

آٹے کے متعلق اعلان

اخبار الفضل مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۲۱ء میں آٹے کے حصص شایع ہو چکے ہیں ۔ اب اس اشاعت میں بقیہ حصص شایع کئے جاتے ہیں ۔ یہ حصص ان اصحاب کے ہیں ۔ جنہوں نے ۲۱ تک مجھے اطلاع دی ہے ۔ چونکہ آٹے میں ابھی اور حصص کی ضرورت ہے ۔ اسلئے احباب سے درخواست ہے کہ وہ توجہ فرماویں ۔ اور جنہوں نے ابھی حصہ نہیں لیا ۔ وہ حصہ لیں ۔ اور رقم بھی ارسال فرمادیں ۔ اور مجھے اپنے حصوں سے مطلع فرمادیں ۔ والسلام

سید محمد اسحٰق ۔ قادیان

نمبر شمار	نام وعدہ کنندہ	مقام	حصص تعداد	رقم
۱	منشی محمود دین صاحب مدرس	تہال	۱	مے ر
۲	جماعت نوشہرہ	نوشہرہ	۲	عہ ر
۳	جماعت بھینی ۔ شرقپور	شرقپور	۴	سعہ ر
۴	غلام نبی صاحب مدرس	اودھووال	۱	[illegible]
۵	جماعت غوث گڑھ	غوث گڑھ	۵	للعہ ر
۶	منشی عبد الرحیم صاحب	قادیان	۱	مے ر
۷	ڈاکٹر فضل دین صاحب	خوشاب	۲	عہ
۸	چودہری غلام رسول صاحب	گٹھانیاں	۱	سہ
۹	محمد نواب خان صاحب ثاقب	مالیرکوٹلہ	۱	مے ر
۱۰	جماعت وزیرستان	وزیرستان	۱/۲ ۱۱	۱۱۲
۱۱	این ۔ ایم محمد بخش صاحب	زگون	۱	مے ر
۱۲	فتح محمد صاحب حوالدار	جگراؤں	۱	مے ر
۱۳	غلام نبی صاحب کنسٹبل	اٹھارہ ہزاری	۲	عہ ر
۱۴	فضل الرحمٰن صاحب	سامانہ	۱	مے ر
۱۵	والدہ و اہلیہ فضل الرحمٰن صاحب	//	۱	مے ر
۱۶	حاجی حافظ خیر محمد خان صاحب	//	۱	مے ر
۱۷	مرزا محمد صدیق بیگ صاحب	قصور	۱	مے ر
۱۸	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب	//	۲	عہ
۱۹	منشی فتح دین صاحب	//	۱	مے ر
۲۰	ظہور احسن صاحب	مالاکنڈ	۱	مے ر
۲۱	سید محمد افضل صاحب	مالاکنڈ	۱	مے ر
۲۲	بابو نصر اللہ خان صاحب	مردان	۲	للعہ
۲۳	اہلیہ // // // //	//	۱	مے
۲۴	کمال الدین صاحب ٹھیکیدار	//	۲	عہ
۲۵	میاں محمد احسن صاحب	//	۱	مے ر
۲۶	حمزہ اللہ خان صاحب	//	۲	للعہ
۲۷	میر اکبر صاحب	//	۱	مے ر
۲۸	منشی فضل دین صاحب	//	۱	مے ر
۲۹	مستری الٰہی بخش صاحب	//	۱	مے ر
۳۰	الٰہی بخش صاحب غیر احمدی	//	۱	مے ر
۳۱	میاں محمد یوسف صاحب	//	۱	مے ر
۳۲	عبد الحکیم صاحب	//	۱	مے ر
۳۳	چودہری غلام احمد صاحب پلیڈر	پاکپٹن	۲	عہ ر
۳۴	جماعت گھنوکے	گھنوکے	۱/۲ ۴	۲۰ عنعہ ر
۳۵	جماعت قلعہ سوبھا سنگھ	سوبھا سنگھ	۴	سعہ
۳۶	چودہری سردار علی صاحب	بمبئی	۱	مے
۳۷	سید اعجاز حسین صاحب	دہلی	۵	للعہ
۳۸	مرزا محمد شفیع صاحب	//	۲	للعہ ر
۳۹	جماعت احمدیہ ۔ دہلی	//	۲	عہ ر
۴۰	ڈاکٹر عبد اللہ صاحب	کوئٹہ	۱	مے ر
۴۱	ماسٹر غلام محمد صاحب	//	۱	مے ر
۴۲	احمد اللہ خان صاحب	//	۱	مے ر
۴۳	محمد اسمٰعیل صاحب	//	۱	مے ر
۴۴	مستری عبد الغنی صاحب	//	۱	مے ر
۴۵	میاں کریم بخش صاحب	//	۱	مے ر
۴۶	محمد اسمٰعیل صاحب ٹانگہ والا	//	۱	مے ر
۴۷	فیروز الدین صاحب درزی	//	۱	مے ر
۴۸	سید نذیر حسین صاحب	//	۱	مے ر
۴۹	منشی ظفر احمد صاحب	سامانہ	۱	مے ر
۵۰	منشی شبیر حسین صاحب	//	۱	مے ر
۵۱	منشی حشمت علی صاحب	//	۱	مے ر
۵۲	منشی ولی محمد صاحب	//	۱	مے ر
۵۳	میاں غلام قادر صاحب	//	۱	مے ر
۵۴	منشی فتح محمد صاحب	سامانہ	۱	مے ر
۵۵	میاں نبی بخش صاحب	//	۱	مے ر
۵۶	شیدی اللہ صاحب	//	۱	مے ر
۵۷	سید رحمت علی صاحب	//	۱	مے ر
۵۸	میاں محمد رمضان صاحب	//	۱	مے ر
۵۹	منشی جھنڈے خان صاحب	[illegible]	۱	مے ر
۶۰	جماعت شہر گجرات	گجرات	۱/۲ ۴	صہ
۶۱	الہداد خان صاحب نمبردار	ملانوالہ	۱	مے ر
۶۲	بابو شاہ سوار صاحب	فیروزپور	۱	مے ر
۶۳	بابو شریف احمد صاحب	//	۱	مے ر
۶۴	جماعت ہانگٹ اچھے	ہانگٹ	۲	عہ
۶۵	علی احمد صاحب سوداگر	بنوں	۵	للعہ
۶۶	ابوبکر صاحب جدہ (عرب)	جدہ	۹	معہ

میزان حصص ۱۲۶ ۔ رقم ایکہزار آٹھ روپیہ ۱۰۰۸

تشحیذ الاذہان کے وی پی آتے ہیں!

جن خریداران تشحیذ کے ذمے سالہائے ماسبق خصوصاً سنہ ۱۹۲۰ء کا بقایا ہے یا جنہوں نے تاحال سنہ ۱۹۲۱ء کی قیمت نہیں دی یا انکی قیمت اکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء تک ختم ہو گئی ہے ، ماہ نومبر کا تشحیذ وی پی بھیجا جائیگا ۔ میں امید کرتا ہوں کہ اسے وصول فرما کر مشکور فرمائینگے ۔ نومبر کے تشحیذ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں مسیح ناصری ایک نہایت شاندار مضمون چھپا ہے ۔

(مینجر تشحیذ ۔ قادیان)

اشتہارات

ہرایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

پیٹ کی جھاڑو ۱/۴

یہ نسخہ حضرت مسیح موعود کا بتایا ہوا جو امراض شکم کیواسطے بیحد مفید ہے آپنے فرمایا یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ میرے والد صاحب نے ستر برس کی عمر تک استعمال کیا ہے جس سے ثابت ہوا ہے کہ قبض اور پیٹ کی صفائی کیلئے مفید ہے۔ بلکہ میں نے مرض افلو انزا دیں جس مریض کو استعمال کرایا شفایاب ہوا اس لئے کم سے کم یہ گولیاں احباب کے گھر ہونی چاہئیں۔ جو ایسے موقعوں پر کام آدیں۔ صرف ایک گولی شب کے سوتے وقت کھانے سے قبض دغیرہ کی شکایت رفع ہوتی ہے۔ قیمت گولیاں فی سیکڑہ معہ محصولڈاک

المشتہر افضال احمد عزیز ہوٹل قادیان۔ پنجاب

سائینٹفک مشین سیویاں ۹/۱۲

جو کوئی ایکبار دیکھتا ہے خواہاں ہوتا ہے

جناب کالو خاں صاحب مدرس سکول بولائی بلوچستان لکھتے ہیں متعدد اشخاص کیلئے مشین سیویاں منگوائی گئیں۔ مضبوط ہیں جو کوئی ایکبار دیکھتا ہے خواہاں ہوتا ہے واقعی آپ کی بے نظیر ایجاد پر جسقدر مبارکباد دوں اور احسان مانوں کم ہے قیمت مشین معہ ایسے پرزہ کہ جہاں مرضی ہو لگالیں چھ روپیہ بغیر پرزہ سے ۵/۸

مینیجر فضل کریم عبدالکریم قادیان

اعجازی پریس ۳/۴

اس نو ایجاد پریس پر نہایت عمدہ بڑی آسانی سے ایک نو عمر بھی چھاپ لیتا ہے ایک کاپی لگاکر پچاس ساٹھ کاغذ چھپ جاتے ہیں عموماً تمام ایسے حضرات کے لئے جو چٹھیاں یا اشتہارات چھاپنا چاہیں۔ خصوصاً ماسٹروں تاجروں اور تبلیغ کرنے کے شائقوں کے لئے نہایت کفایت اور کارآمد اور دائم وہ مفید ہے کارڈ سائز ۳/۸ لیٹر سائز ۵/۸ نوٹ پیپر سائز ۴/۸ فلس کیپ سائز ۶/۸ سیاہی فی تولہ ۸/۔

محمد عبداللہ مالک کارخانہ اعجازی پریس قادیان پنجاب

جام صحت

یہ مانا کہ آپ اشتہاری ادویات سے بدگمان ہو گئے ہیں مگر پھر بھی خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہونا چاہئے صرف ایک ہفتہ ہمارا جام صحت استعمال کیجئے انشاء اللہ تعالیٰ آپ کا دامن گوہر مراد سے بھر جائیگا مختصراً اسکے فوائد یہ ہیں کہ بھوک بڑھاتا ہے۔ جسم میں خون اور اعضائے رئیسہ میں طاقت پیدا کرتا ہے۔ دل کی دھڑکن اور بادی بواسیر کیلئے لاثانی ہے ورم طحال کو تحلیل کرتا ہے پرانی بیماریوں کے بعد کی کمزوری کے لئے خاص چیز ہے۔ اس کے ایک قطرہ سے بلا مبالغہ ایک تولہ خون صالح پیدا ہوتا ہے اگر کچھ شک ہو تو آج اپنا وزن کر لیجئے پھر ایک ہفتہ دوا پینے کے بعد حالات موجودہ سے مقابلہ کر کے دیکھئے زمین آسمان کا فرق ہو جائیگا۔ ایک ہفتہ میں رنگ سرخ اور بدن فولاد کی طرح نہ ہو جائے تو ہمارا ذمہ ایسی قلیل قیمت میں اسقدر زود اثر مقوی دوا آپ کو کہیں نہ ملیگی۔ پس جواہر بے بہا کوڑیوں کے مول بہائے جا رہے ہیں لیجئے۔ جلد لیجئے مفصول ٹال مٹول سی پرانی بیماری ہوتی ہے اگر دیر لگی میں بڑا آدمی نہ ہو جاؤ نگا۔ اور آپ خدانخواستہ غریب نہ ہو جائینگے۔ کاٹھ کی ہانڈی بس ایک ہی مرتبہ چڑھتی ہے ورنہ سچ کو کبھی آنچ نہیں آتی اگر اس سے آپ کو فائدہ ہو تو آپ اپنے احباب سے اس کی خریداری کی ضرور سفارش کرینگے۔ ورنہ دغا باز کی زندگی زیادہ نہیں ہوتی ہمارا جام صحت تو یہیں اسقدر فروخت ہو رہا ہے کہ ہمیں اشتہار کی مطلق ضرورت نہ تھی مگر بعض احباب کے اصرار سے یہ اشتہار دیا جاتا ہے تاکہ دیگر بندگان خدا جو اس کے فوائد سے واقف نہیں ہیں مطلع ہو جائیں نفع رسانی خلائق کے خیال سے قیمت بھی ایسی رکھی ہے کہ امیر غریب یکساں فائدہ اٹھا سکیں۔ یعنی قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ ۱۲/۔ محصولڈاک بذمہ خریدار

نوٹ :- تین شیشی کے خریدار کو پیکنگ معاف اور چھ کے خریدار کو پیکنگ اور محصول ڈاک دونوں معاف

ملنے کا پتہ

انصاری میڈیکل ہال نمبر ۳ شہر میرٹھ

جلدی کرو اور بے نظیر تحفہ لو

کیونکہ خاکسار نے حمایل شریف عکسی مع اجلد سفید کاغذ عمدہ سفری مطبوعہ لندن (جو بہت ہی صحیح ہے) کی چند جلدیں حاصل کی ہیں۔ جسکو نہایت جانفشانی کے ساتھ مستند عالموں نے تصحیح کیا ہے۔ اور اسکی چھپائی خاص طور سے نہایت عمدہ وصاف کرائی گئی ہے۔ یہ اسی قدر محنت شاقہ صرف بغرض نفع اہل اسلام کی خاطر ملحوظ رکھی گئی ہے۔ اور اسکی قیمت ہر ایک امیر و غریب کے لحاظ سے باوجود اتنی خوبیوں کے بہت ہی کم رکھی گئی ہے۔ تاکہ اہل اسلام اس کی خرید فرما کر اس کی تلاوت سے مستفیض ہوں اور اجر عظیم حاصل کریں۔

قیمت عہ۔ اعجازی عہ۔ عجیب و غریب مثل مصحف عثمان جیبی ۱۲/۔ مجلد مترجم شاہ رفیع الدین صاحب قسم اول عمہ دوم ۴/۔ سرمہ چشم آریہ ۱۲/۔ اسلامی اصول کی فلاسفی ۱۲/۔ ازالہ اوہام تحفہ حق ۱۲/۔ جنگ مقدس ۸/۔ نور الدین تو تو دالی ۸/۔ تحفہ گولڑویہ عہ اسکے علاوہ جو کتاب کسی دفتر یا دکان کی مطبوعہ ہو بہی نصیر شاپ سے طلب کریں

ہدایات مبلغین

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ کرنیوالوں کیواسطے جو ہدایات فرمائی ہیں وہ جیبی تقطیع پر اعلیٰ کاغذ لکھائی وچھپائی سے باجازت صیغہ تالیف واشاعت خاکسار ایڈیٹر فاروق نے طبع کرا کر نہایت خوشنما مجلد کرائی ہیں۔ ۴۴ صفحوں میں ہر ایک احمدی تعلیم یافتہ مبلغ سلسلہ ہے۔ اسلئے ہر ایک احمدی کو انکا مطالعہ کرنا انپر عمل کرنا اور ہمیشہ زیر نظر رکھنا ضروری ہے۔ قیمت بلحاظ لاگت وعمدگی کتاب مجلد کی صرف ایک روپیہ معہ محصولڈاک ہے۔

پتہ ذیل سے احمدی احباب جلد طلب کریں۔ کیونکہ تھوڑی تعداد میں طبع کرائی ہیں۔

مینیجر فاروق بک ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

نوٹ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ہر ایک کتاب جو موجود ہو ایجنسی سے طلب کریں۔

تجرید بخاری اردو

"صحیح بخاری اصح الکتب بعد کلام اللہ" تسلیم کیجاتی ہے مگر امام بخاری نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی کئی ناممکل و ناتمام حدیثیں بھی درج کردی ہیں پھر عن فلاں و عن فلاں کی تکرار نے کتاب کو اور بھی طویل کردیا ہے جس سے اختلاف وقت اور پریشانی لازمی ہوجاتی ہے الحمد للہ کہ نویں صدی ہجری میں علامہ حسین بن مبارک زبیدی نے بکمال محنت پہلے تو بخاری کی مستند متصل حدیثوں کو یکجا کیا۔ اور پھر ان میں سے بھی ہر ایک مضمون کی صرف ایک ایک ایسی جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی۔ کہ پھر کسی دوسری کی ضرورت نہ رہے۔ چنانچہ علمائے عرب و شام نے مصنف کو اسکی سندیں عطا فرمائیں اسی دریا بکوزہ عربی تجرید البخاری (مطبوعہ مصر) کا یہ سلیس اردو ترجمہ اعلیٰ ڈیمی کاغذ پر چھاپا گیا ہے جسے دیکھکر ظاہر بینوں کو حیرت ہو جاتی ہے۔ کہ اتنی بڑی کتاب کا اتنا مختصر انتخاب۔ عاشقان کلام رسول مقبول صلعم کیلئے ایک بے بہا تحفہ ہے۔ تمام فرمائشیں بنام

حجم سوا پانچسو صفحہ | **مولوی فیروز الدین اینڈ سنز پبلشرز لاہور متصل کڑہ ولیشاہ کے نام آنی چاہئیں** | قیمت ۵ر محصول ۸ر

دو احمدی بزرگوں کی شہادت

مسلمانوں کا کام بدظنی نہیں ظنو المومنین خیرا خدا کے فضل کرم سے نو سال سے میں یہ کام کرتا ہوں اور ہندوستان کے ہر حصہ میں میرے شاگرد ہیں مگر پھر بھی دو احمدی بزرگوں کی حلفی شہادت پیش کرتا ہوں سنئے حضرت علامہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی و مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری احمدی مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ

ہمنے منیجر رسالہ دستکاری سے صابون بنانا سیکھا واقعی جیسا سنا اور آپ کے اشتہارات کو پڑھا اس کے مطابق پایا ڈیڑھ پاؤ تیل میں ساڑھے چار سیر صابون تیار ہوا جسپر ساڑھے چودہ آنہ لاگت آئی جس سے منیجر صاحب رسالہ دستکاری کے صنایع و بدایع دستکاری کی کماحقہٗ تصدیق ظاہر ہے پس منیجر صاحب رسالہ دستکاری کے اعلانات و اشتہارات کو عام جھوٹے اشتہاروں کی طرح سمجھنا قیاس مع الفارق اور بدظنی محض اور خود مغالطہ میں پڑ کر ایک نہایت مفید صنعت اور فائدہ بخش دستکاری اور سہل و آسان روزگار سے صریح محرومی میں رہنا ہے (دستخط ہردو بزرگ)

یہ ہردو بزرگ تبلیغ کیلئے مختلف مقامات میں دورہ فرماتے رہتے ہیں۔ آپ ان سے تصدیق فرمالیجئے اور اگر آپ خود ملازم ہوں یا اور کچھ کاروبار کررہے ہوں تو اپنی بیوی بچوں کو سکھا دو اگر وہ اسوقت فائدہ نہ اٹھاویں تو آئندہ کسی اڑے تھڑے وقت میں ان کے کام آئیگا۔ جائداد تلف ہوسکتی ہے۔ مگر یہ دولت کبھی ضائع نہیں ہوسکتی۔ لہٰذا

پانچسو روپیہ ماہوار اگر کمانا چاہو تو ہم سے صابون بنانا سیکھ لو فیس ساٹھ روپے کے بجائے پندرہ روپیہ گلیسرین پیرسوپ کے مانند صابون کی ٹکیہ بنانے کی مشین ہمراہ مفت مگر نام بھول پتی کندہ کرانے کی اجرت تین روپیہ علیحدہ ہوگی۔ صابون کی تراکیب اور مشین کے ہمراہ اقرار نامہ بھی روانہ کرینگے۔ جس پر لکھا ہوگا کہ اگر ہم بذریعہ تحریر انگریزی و دیسی بغیر چربی دستھم کا صابون اور مثل ولایتی کے سوڈا کرسٹل بنانا نہ سکھا سکے یا اسمیں دگنا منافع نہ ہوا یا مشین میں ایک اونس سے چار اونس تک وزن کی ٹکیہ نہ بن سکی پانچسو روپیہ ہرجانہ بذریعہ عدالت ہم سے وصول کریں پانچ روپیہ پیشگی وصول ہوئے بغیر تعمیل نہ ہوگی۔ منیجر رسالہ دستکاری دہلی

نرخنامہ اشتہارات

مدت	صفحہ	½ صفحہ	⅓ حصہ	¼ حصہ	⅙ حصہ	⅛ حصہ
ایک سال	۲۰۰	۱۰۲	۷۰	۴۰	۳۶	۳۲
چھ ماہ	۱۰۵	۵۴	۳۸	۲۲	۱۴	۱۲
تین ماہ	۵۵	۳۰	۲۰	۱۲	۸	۷
ایک ماہ	۲۲	۱۳	۸	۵	۴	۳
دو بار	۱۲	۷	۵	۳	۲½	۲
ایک بار	۷	۴	۳	۲	۱½	۱

ضمیمہ جو دو صفحہ پر ہو اس کی اجرت بالمقطع دس روپے اور اس سے آگے فی دو صفحہ ۴ر سینکڑہ فی سطر ۴ر اجرت ایک بار کے لئے۔

منیجر "الفضل" قادیان گورداسپور

ہندوستان کی خبریں

سکرٹری خلافت کمیٹی کالی کٹ کو دس سال قید ۲۴ راکتوبر۔ فساد مالابار کے متعلق مولوی عبدالرحمٰن سکرٹری خلافت کمیٹی کو دس سال قید سخت کی سزا ہوئی ہے۔

طورا ڈاکو کو پھانسی کی سزا سشن جج سرگودھا نے طورا ڈاکو کے مقدمات سنگین جرائم کی سماعت کے بعد تین مقدمات میں حسب ذیل سزائیں تجویز کی ہیں۔
ایک جرم میں سات سال قید سخت۔ دوسرے جرم میں کالے پانی کی تیسرے جرم میں پھانسی کی سزا۔

لالہ کنور سین چیف جسٹس لالہ کنور سین ایم۔ اے۔ بیرسٹر ایٹ لا پرنسپل لا کالج لاہور ریاست جموں اور کشمیر کے چیف جسٹس مقرر کئے گئے ہیں۔

انگلستان کے لئے ایک اور مسلم وفد کی تیاری لکھنؤ ۲۲ راکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ہز ہائنس آغا خاں کے تازہ خط کے جواب میں آل انڈیا مسلم لیگ کا ایک جلسہ طلب کیا گیا ہے جس میں علاوہ دیگر اہم معاملات کے مسلم فوائد کی نیابت کی غرض سے انگلستان ایک اور وفد بھیجنے کے مسئلہ پر غور کیا جائیگا۔

میجر فیرز پھر لاہور میں میجر فیرز ڈپٹی کمشنر لاہور جو کہ چھٹی پر گئے ہوئے تھے پھر واپس آ گئے ہیں۔ اور انہوں نے مسٹر ادگلوی سے جو ان کی بجائے کام کر رہے تھے چارج لے لیا ہے۔

انڈین ریلوے کانفرنس کے فیصلے شملہ ۲۲ راکتوبر۔ انڈین ریلوے کانفرنس کا سالانہ اجلاس کل ختم ہوا۔ فیصلہ کیا گیا کہ پارسلوں پر کرایہ بڑھا دیا جائے۔ فوجی آمد و رفت اور گورنمنٹ کے افسروں کے لئے سپیشل ٹرینوں کا کرایہ بڑھانے کا فیصلہ بھی کیا گیا۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ مسافر گاڑیوں کی تعداد میں کوئی اضافہ نہ کیا جائے۔ کیونکہ اس وقت جو مسافر گاڑیاں چل رہی ہیں انکا چلنا بھی مشکل ہے۔

ڈراما زخمی پنجاب پر شملہ ۲۶ راکتوبر۔ فوجی صدر مقام

ملتان میں فوجی نمائش ملتان کا معمولی تار مظہر ہے کہ ۲۳ راکتوبر ۷½ بجے رات کے سول حکام نے ڈیڑھ سو افسر اور فوجی سپاہی طلب کئے تھے۔ تاکہ ملتان شہر کے ایک تھیٹر کو صاف کرنے اور باغیوں کے گرفتار کرنے میں پولیس کی مدد کرے۔ کارروائی کامیاب رہی اور آدھی رات کو ختم ہوئی۔ کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ مجمع میں شور تھا مگر تشدد نہ تھا۔ ۲۴ ر تاریخ کو ۱۱½ بجے دو کمپنیاں طلب کی گئیں کچہری کے گرد فساد کا اندیشہ تھا۔ انبوہ شور کرتا تھا۔

ہندوستان میں فوجی ہل چل ہمعصر سوراج رقمطراز ہے کہ لکھنؤ کے فوجی کوارٹرس میں شاید کچھ [illegible] پہنچ گئے ہیں۔ اور تقریباً ۲۵ فوجی بغیر استعفاء دئے بھاگ گئے۔

امرتسر کی طرف سے شہزادہ ویلز کا خیر مقدم امرتسر میونسپلٹی نے یہ قرارداد منظور کی ہے کہ شہزادہ ویلز کو خیر مقدم کا ایڈریس دیا جائے۔ مگر اس میں جذبات جمہور کی ترجمانی ضرور کیجائے۔

علی برادران کا مقدمہ سشن میں:۔ علی برادران اور دیگر پانچ ملزمین کا مقدمہ مسٹر کینیڈی جوڈیشل کمشنر کی عدالت میں ایک جوری کی موجودگی میں شروع ہوا۔ عدالت میں داخلہ بذریعہ ٹکٹ تھا۔ کمرہ عدالت [illegible] سے بھرا ہوا تھا جس میں بہت سی یورپین لیڈیاں بھی تھیں مسٹر راس الیسٹن مسٹر انفنسٹن سرکاری وکیل کی مدد کرنیکو موجود تھے۔ مولوی عنایت اللہ صاحب فرنگی محل ملزمین کی جانب سے مسائل کی نگرانی کرنے کی غرض سے موجود تھے۔ سرکاری وکیل نے عدالت سے درخواست کی کہ وہ فرد جرم میں کسیقدر ترمیم کر دی جائے۔ فرد جرم کی صورت یہ ہے کہ ساتوں ملزمین فروری ۱۹۲۰ء اور ستمبر ۱۹۲۱ء کے درمیان ایک ایسی سازش میں شریک تھے جسکا مقصد یہ تھا کہ مسلمان افسروں اور سپاہیوں کو انکے فرائض مذہبی کے انجام دینے سے برگشتہ کیا جائے۔ مسٹر محمد علی نے اس ترمیم کے خلاف اعتراض کیا کہ اس سے ماتحت عدالت کی تمام کارروائی کالعدم ہو گئی کیونکہ عدالت ماتحت میں اس الزام کی تائید میں کوئی شہادت پیش نہیں کی گئی اور یہ کہ مجسٹریٹ نے ملزمین کا پورا بیان نہیں لکھا۔ مسٹر محمد علی نے کہا کہ مجسٹریٹ کا طرز عمل ہرگز عدالتی اصول پر مبنی نہ تھا۔ لیکن عدالت نے مسٹر محمد علی کے اس اعتراض کو ناجائز قرار دیا۔ اسکے بعد فرد جرم پڑھکر سنائی گئی ملزمین نے بحیثیت تارکین موالات کوئی بحث نہ کی۔ ۲۵ ر کو بھی کارروائی امن سے ہوئی ۲۶ راکتوبر کو اس دن کی ساتھ مقدمہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ ملزمین عدالت میں آ کر فرش پر بیٹھ گئے یہ دیکھتے ہی متعدد ہندوستانیوں نے بھی کرسیوں کو چھوڑ کر فرش پر بیٹھ گئے۔ دیر تک [illegible]

غیر ممالک کی خبریں

آسٹریا میں خانہ جنگی

سوئٹزرلینڈ سے معزول شہنشاہ آسٹریا کی فراری برن ۲۳ راکتوبر۔ سابق شہنشاہ کارل کے دوبارہ بھاگ جانے کا سوئٹزرلینڈ میں بہت برا اثر پڑا ہے۔ یہ تحقیق ہے کہ فیڈرل کونسل اب اس کو سوئٹزرلینڈ میں آنے دیگی اور اس کے ساتھیوں کو ملک بدر کر دیگی۔

کارل (معزول شاہ) بوڈاپسٹ میں افواہ ہے کہ کارل بوڈاپسٹ میں داخل ہو گیا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ بعض حالتوں میں گورنمنٹ کی فوجیں خاصکر اوڈنبرگ کی تمام فوج اور کچھ حصہ بوڈاپسٹ کی فوج کا کارل سے جا ملا۔ کارل کی فوج کا یہ تخمینہ کیا گیا ہے کہ تین ڈویژنوں کے قریب ہے اور امیر البحر ہارتھی کی جمعیت بھی اسی قدر ہے۔

دارالحکومت ہنگری میں مارشل لا بوڈاپسٹ ۲۳ راکتوبر۔ شہر میں مارشل لا کا اعلان کیا گیا ہے۔ گورنمنٹ کارل کے ارادہ کو شکست دینے کی غرض سے سرگرمی سے کام کر رہی ہے۔ ۱۹۲۰ء کے قانون نمبر ۱ کی رو سے کارل کو ہنگری میں بادشاہی کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔

بوڈاپسٹ کے قریب جنگ وائنا ۲۳ راکتوبر۔ بوڈاپسٹ کا ایک تلغراف راوی ہے کہ کارل کی حامی فوج دارالحکومت سے ۱۴ میل رہ گئی ہے اور گورنمنٹ کی فوج سے اس کا مقابلہ ہوا۔ کارل کی فوج کا کمانڈر امیر البحر ہارتھی ہے۔ جنگ جاری ہے۔

اٹلی پر شک:۔ پیرس کا ایک تار راوی ہے کہ اس شک کے متعلق کہ کارل نے یہ چڑھائی اٹلی کی پالیسی سے حوصلہ پاکر کی ہے۔ اٹلی کے سفیر نے بڑے زور سے انکار کیا ہے کہ ہنگری اور اٹلی کے درمیان کوئی عہد نامہ کارل کو بادشاہ بنانے کی نسبت موجود نہیں ہے۔

کارل کی فوج کی فراری لندن ۲۴ راکتوبر۔ بوڈاپسٹ سے تازہ ترین خبر آئی ہے اگرچہ سرکاری طور پر اس کی تصدیق نہیں ہوئی۔ لیکن قرائن سے پایا جاتا ہے۔

کہ درست ہے۔ شاہی فوج کورن پر جنگ کے بعد فرار ہوگئی اور وہ کارل اور زیٹا اس کو سرکاری فوج کے رحم پر چھوڑ گئی۔

سابق شاہ آسٹریا کی ناکام سازش لنڈن ۲۵ راکتوبر معلوم ہوا ہے کہ سابق شاہ کارل کو اس کی اپریل کی کارروائی سے بھی زیادہ اس موقع پر ناکامی ہوئی ہے جن مدبروں نے اس کے ساتھ سازش کی تھی۔ انہوں نے دغا کی اور جو فوج اس کے ساتھ مل گئی تھی۔ اسنے ہتھیار ڈالدئے۔

سابق شاہ کی نظر بندی کارل کو ہنگری میں نظر بند کیا گیا اور اتحادیوں کے فیصلہ کا انتظار ہے۔ جن کا ارادہ ہے کہ اسکو یورپ کے باہر نظر بند کیا جائے سابق شاہ بالکل مفلس ہے ہنگری میں اسکی جائداد ضبط کرلی گئی۔ اور اسکی نصف فوج کام آئی۔ اور نصف ٹاٹر کی طرف پسپا ہوگئی۔ عارضی گورنمنٹ کے دو وزراء کو قومی فوج نے گرفتار کر لیا ہے۔

کارل کس طرح گرفتار ہوا مقام کورن جہاں کارل اور زیٹا کا پکڑے گئے زیچو سلاوک سرحد سے ۱۰ میل کے فاصلہ پر ہے بات چیت شروع ہوئی۔ کارل نے گورنمنٹ کی شرائط ماننے سے انکار کیا۔ جب اسکی فوج بھاگی۔ تو کارل ایک ٹرین پر سوار ہو کر چلدیا۔ لیکن ریل کی پٹریاں اکھاڑ کر ٹرین کو روک لیا گیا۔ اور اسے قید کر لیا گیا۔ وہ مقام بوڈس میں بوڈہ پسٹ سے ۔ میل پر گرفتار ہوا۔

شہزادہ ویلز کی روانگی لنڈن ۔ ۲۱ راکتوبر۔ شہزادہ ویلز بہادر ۲۶ راکتوبر کو روانہ ہوئے۔ اور ۱۷ رنومبر کو بمبئی پہونچیں گے۔

انگورہ اور فرانس کا معاہدہ انگورا کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ فرانس اور انگورا کے باہمی معاہدے پر دستخط ہوگئے ہیں۔ فرانس نے سرحد میں ترمیم منظور کر لی ہے اب یہ سرحد بغداد ریلوے کے ساتھ ساتھ نصیبین تک پہنچی ہے۔ فرانسیسیوں کو ریلوے کے انتظام کے لئے مراعات دیگئی ہیں۔

یونانیوں کی سفاکی لنڈن۔ ۲۱ راکتوبر۔ قسطنطنیہ کا تار مظہر ہے کہ ایک کمیونک میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ عسکی شہر اور اقیوم قراحصار کے بہت سے مواضع میں یونانی آگ لگا رہے ہیں۔ جسکے معنے یہ ہیں کہ وہ مذکورہ بالا شہروں کو خالی کرنے والے ہیں۔

ایران کی برطانیہ سے اسلحہ کے لئے درخواست لنڈن۔ ۲۰ راکتوبر۔ ایرانی وکالت خانہ نے اعلان کیا ہے کہ گورنمنٹ طہران جنوبی ایران والی انگریزی سپاہ کی جگہ نئی فوج ترتیب دے رہی ہے نیز ایرانی گورنمنٹ نے برطانیہ عظمیٰ کو دعوت دی ہے۔ کہ وہ مطلوبہ فوج کے واسطے ضروری اسلحہ و گولہ بارود ایران کو قیمتاً مہیا کرے اس اعلان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر یہ درخواست منظور کرلیگئی تو پھر قبائل کی بدامنی کا اندیشہ نہیں جسکے خیال سے برطانوی قونصل نے انگریزی باشندوں کو اس علاقہ سے واپس ہونیکا حکم دیا تھا۔

برطانیہ کا انکار:۔ لنڈن۔ ۲۱ راکتوبر اسلحہ و گولہ بارود کی خریداری کے متعلق ایرانی گورنمنٹ نے برطانیہ کو جو دعوت دی تھی اسکی نسبت برطانوی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ چونکہ اس امر کی کوئی ضمانت نہیں کہ یہ سامان کس مقصد کے لئے استعمال ہوگا۔ اس لئے گورنمنٹ برطانیہ اسکو منظور نہیں کر سکتی۔

جرمنی کا دیوالہ لنڈن ۱۸ راکتوبر لائڈ بنک کی ماہوار رپورٹ میں جرمنی کی اقتصادی حالت پر تنقید کیگئی ہے کہ اگرچہ بعض شعبوں میں خوشحالی ظاہر کرنے کی غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے۔ لیکن جرمنی کا دراصل مدت سے دیوالہ نکل چکا ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ جلدی یا بدیر وہ معاوضہ نقصانات ادا نہ کر سکیگا۔

بلجیم کی وزارت میں انقلاب:۔ برسلز۔ ۱۹ راکتوبر۔ بوڈیر میں سوشلسٹوں کا ایک مظاہرہ ہوا۔ بلجیم کی وزارت میں اختلاف ہوگیا سب سے پہلے وزیر جنگ مستعفی ہوا اور آج باقی چار سوشلسٹ وزراء نے بھی استعفےٰ پیش کر دئے۔

بے تار سلسلہ پیام رسانی کا کرشمہ لنڈن۔ ۱۹ راکتوبر اخبار نیو یارک ورلڈ میں۔ ایم برائنڈ وزیر اعظم فرانس کا ایک دستخطی پیام اصلی خط میں شائع ہوا ہے۔ جو بذریعہ بے تار سلسلہ پیام رسانی جنرل پرشنگ نے برسلز سے امریکہ کو بھیجا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ مستقبل قریب میں بے تار پیام رسانی کے ذریعہ بڑی بڑی تصاویر بھی جو بحالت موجودہ بحری تاروں کے ذریعہ بھیجی جاتی ہیں۔ بحیرہ اوقیانوس کے آر پار بے تار سلسلہ پیام رسانی کے ذریعہ بھیجی جاسکیں گی۔

امریکن ساہوکاروں کے ساتھ بولشویک حکومت کی گفت و شنید ہیلنگفورس میں بولشویک حکومت کیطرف سے ایم گوریو پہنچ گئے ہیں معلوم ہوا ہے کہ ان کا ارادہ بولشویک حکومت کی طرف سے امریکہ کے سرمایہ داروں کے ساتھ گفت و شنید کرنے کا ہے۔

امریکہ کے یوم آزادی کی سالگرہ نیو یارک۔ ۱۹ راکتوبر جس روز انگریزوں نے یارک ٹاؤن میں ہتھیار ڈالے تھے اس کی سالگرہ کی تقریب پر تقریر کرتے ہوئے مسٹر ہارڈنگ پریزیڈنٹ امریکہ نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ کہ انگلستان اور امریکہ کے درمیان اتحاد ہمیشہ قائم رہیگا۔ یہ بات قابل خیال ہونی چاہئے۔ کہ آئندہ ان میں سے کوئی ایک دوسرے کے خلاف تلوار نہ اٹھائیگا۔

چاند کی حرکت میں پراسرار تغیر لنڈن ۲۱ راکتوبر حال ہی میں جو چاند گہن واقع ہوا ہے اسکا مشاہدہ کرتے ہوئے ڈاکٹر کربین نے رصدگاہ گرینج میں یہ حیرت انگیز انکشاف کیا ہے۔ کہ اس موقعہ پر چاند اپنے مقررہ مقام سے بقدر ۱۲ میل آگے تھا انھوں نے اعلان کیا ہے کہ یہ تغیر آہستہ آہستہ گذشتہ ۳۰ سال سے پیدا ہوا ہے اس لحاظ سے تمام تقویمیں غلط ہوگئی ہیں چنانچہ ۱۹۲۳ء کی تقویم پر نظر ثانی کی گئی ہے۔

پیرس میں ڈاکو عورتوں کے جتھے پچھلے دنوں پیرس میں ڈاکو زن عورتوں کی کئی جماعتیں جوہریوں کی دوکانوں پر ڈاکہ ڈالنے کی پاداش میں گرفتار ہو کر کیفر کردار کو پہنچ چکی ہیں۔ یہ تمام جماعتیں موٹر پر سوار ہو کر بڑی سرعت کے ساتھ شہر کے ایک حصہ سے دوسرے حصہ کی طرف جاتی تھیں۔

یونانیوں کا نقصان جان ڈیلی میل رقمطراز ہے کہ جنگ سقاریا میں یونانیوں کی بیس ہزار سے زیادہ سپاہ کام آئی مرض سے جو سپاہی مرے وہ ان کے علاوہ ہیں۔

(باہتمام شیخ ... پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام مشین پریس قادیان سے شائع ہوا)